جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا!

محمد راحت خاں قادری

دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

سوشل میڈیا واٹس ایپ، ٹیلی گرام، فیس بوک اور ٹیوٹر وغیرہ پر روزانہ پیغامات آتے ہی رہتے ہیں لیکن اچانک آج ۱۵ ؍رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ ؍جون ۲۰۱۷ء بروز پیر کو ''عاشق حضور تاج الشریعہ، محترم جناب قمر غنی عثمانی صاحب'' کا ایک پیغام آیا:

''بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ آج ۱۱ ؍جون کو دوپہر تقریباً ۱۲ ؍بجے داماد حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی صاحب قبلہ کا بریلی شریف میں انتقال ہوگیا ہے، آپ حضرات دعائے مغفرت کریں، تدفین کے وقت کا اعلان جلد کیا جائے گا''۔

اس خبر کو پڑھ کر بے اختیار آنکھیں برسنے لگیں، دل بے چین ہوگیا، احباب کو اس جانکاہ خبر کو بتایا جس نے سنا اس نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا، ناچیز راقم السطور نے اپنی مسجد میں قرآن خوانی وغیرہ کا اہتمام کر کے حضرت کے لیے ایصال ثواب کیا اور لوگوں کو حضرت کی زندگی سے روشناس کرایا۔

کبھی خود پہ کبھی حالات پہ رونا آیا

بات نکلی تو ہر اک بات پہ رونا آیا

حضرت علامہ مفتی شعیب رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً ایک سال سے علیل تھے کئی بار ان کے مرض نے شدت اختیار کی جس کی وجہ سے حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ کے کئی پروگرام اور دیگر ممالک کے دورے رد ہوئے مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے ملک اور بیرون ملک لوگوں نے خلوص وللٰہیت کے ساتھ دعائیں کیں کئی بار ان کی طبیعت میں سدھار اور افاقہ کی خبریں آئیں ابھی چند دن پہلے شعبان کے آخری عشرہ اور رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کے کچھ ایام راقم السطور کو دیار محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی ایک عالم دین کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضۂ مبارک کے سامنے حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں رو رو کر دعا کرتے ہوئے دیکھا ہمراہیوں کے ساتھ ناچیز نے بھی دعائیں کیں بریلی شریف واپسی پر حضرت کی خیریت معلوم کی تو پتا چلا کہ ابھی طبیعت ٹھیک ہے۔

۱۳ ؍رمضان المبارک کو سحری کے وقت اچانک ۳ ؍بجے حضرت مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت پھر بگڑ گئی فوراً شہزادۂ حضور تاج الشریعہ، حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ، محترم جناب قمر غنی عثمانی صاحب، مولانا عابد صاحب، جناب بختیار بھائی اور مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی وغیرہ ضلع بریلی شریف بھوجی پورہ کے ایک مشہور ہاسپٹل لے گیے وہاں ایمرجنسی وارڈ میں بھرتی کرایا، کچھ دیر کے بعد طبیعت میں سدھار ہوگیا اور حضرت کو دوسرے وارڈ میں منتقل کر دیا گیا، لیکن یہ طبیعت کا سدھار زیادہ دیر تک باقی نہیں رہا ۱۴ ؍رویں رمضان المبارک کو پھر حضرت کو ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرنا پڑا اور اب برابر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ ۱۵ ؍رمضان المبارک کو تقریباً ۱۲ ؍بارہ بجے دن کو ہمیشہ کے لیے اس فانی دنیا کو الوداع کر کے ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لیے رخصت ہو کر ہم سب کو سوگوار حالت میں چھوڑ گیے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا

جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا

ملک اور بیرون ملک ان کے سانحۂ ارتحال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی، اہل سنت وجماعت کی فضا مغموم تھی، ہر ایک کی زبان پر ان کے تذکرے تھے، کوئی ان سے زمانۂ طالب علمی کی دوستانہ یادوں کو بیان کر رہا تھا، کوئی ان کے احسانات کا تذکرہ کر رہا تھا، کوئی ان کی دینی خدمات کے اعتراف میں لگا ہوا تھا، سوشل میڈیا پر تعزیت نامے بھی عام ہو رہے تھے، اسی ماحول میں ناچیز راقم السطور حضرت کے آخری دیدار کے لیے کاشانۂ مرشد کی طرف اس نیت سے چلا کہ جنت کے اس مسافر کا دیدار کروں جس کو اللہ تعالیٰ نے موت کے لیے رمضان المقدس کا مبارک دن، شہر عشق محبت بریلی شریف کی زمین اور مرشد کا دیار عطا فرمایا، احباب کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ کی گلیوں میں داخل ہوتا ہوں، یہاں آنا کوئی آج نیا نہیں تھا یہاں تو ہر دوسرے تیسرے دن حاضری ہوتی ہی

رہتی ہے لیکن آج ماحول بدلا ہوا تھا چاروں طرف خاموشیاں اور غم کا ماحول تھا کاشانۂ مرشد پر سب سے پہلے محترم سید کیفی بریلوی صاحب سے ملاقات ہوتی ہے وہ غم بھرے لہجے میں سلام کا جواب دیتے ہیں ان سے دیدار کا عریضہ پیش کرتا ہوں وہ وہاں تک پہنچا دیتے ہیں اندر علما و عوام پہلے سے ہی کھڑے ہو کر دیدار میں مصروف تھے جو تلاوت قرآن اور اوراد و وظائف کا ورد کر رہے تھے ناچیز بھی انہیں کے ساتھ شامل ہو گیا جب چہرۂ مبارک دیکھا تو دل سے آواز آئی کہ یہ اللہ کا مقبول بندہ ہے چہرے پر نورانیت ہوٹ وں پر مسکراہٹ لگ رہی تھی، آنکھیں اس طرح بند تھیں گویا ابھی کھول دیں گے، ان کی خاموشی گویا کہ یہ کہہ رہی تھی:

میری خاموشیوں میں لرزاں ہے

میرے نالوں کی گم شدہ آواز

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آج خاموش ملاقات تو ہو گئی تھی لیکن دل رو کر یہ صدا دے رہا تھا کہ اب مفتی صاحب کو یاد کر کے یہ کہنا پڑا کرے گا:

تیرا ملنا خوشی کی بات سہی

تجھ سے مل کر اداس رہتا ہوں

۱۶ ؍ رمضان المبارک کو بعد نماز فجر حضرت کی نماز جنازہ سٹی اسٹیشن کے قریب ہونے کا اعلان عام ہو چکا تھا کاشانۂ حضور تاج الشریعہ درگاہ اعلیٰ حضرت سوداگران سے جنازہ اٹھا، علما و مشائخ اور عوام اہل سنت کے کندھوں پر یہ جنازہ سٹی اسٹیشن قریب پہنچا، حضور تاج الشریعہ نے نماز جنازہ پڑھائی، ناچیز راقم السطور بھی نبیرۂ میر عبدالواحد بلگرامی حضرت میر سید حسین میاں واحدی بلگرامی دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ شریک ہوا خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے تقریبا تمام مشائخ و شہزادگان بھی شریک ہوئے قاضی رامپور حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی رامپوری کے علاوہ ہزاروں علما و مشائخ اور ائمہ و عوام نے شرکت کی اور نم ناک آنکھوں سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ کے والد گرامی امام المتکلمین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں قادری قدس سرہ کے قریب ''سٹی قبرستان میں آپ کو آسودۂ خاک فرمایا۔

جنہیں اب گردش افلاک پیدا کر نہیں سکتی

کچھ ایسی ہستیاں بھی دفن ہیں گور غریباں میں

اللہ رب العزت حضرت کی قبر پر رحمت انوار کی بارش فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، جن لوگوں کو ان کی رحلت سے صدمہ پہنچا ہے ان تمام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے!

سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے!